بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ شہادت - آج دس بجے صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے - کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ

حضرت ام المومنین مد ظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کل شام کی گاڑی سے دہلی تشریف لے گئے - ان کی بیگم صاحبہ کی طبیعت پہلے سے نسبتاً اچھی ہے -

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے -

جلد ۳۲ | ۱۴ ماہ شہادت ۱۳۲۳ ہش | ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ | ۱۴ اپریل ۱۹۴۴ء | نمبر ۸۶

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ

روحانیت میں رؤیا و کشوف کی اہمیت

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ایک خطبہ میں کہا ہے - کہ یہ بڑے تعجب کی بات ہے - کہ مصلح موعود کا دعوےٰ محض ایک خواب کی بناء پر کر دیا گیا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ مولوی صاحب یا تو دیدہ دانستہ لوگوں کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے ایسا کہتے ہیں - یا قادیان سے رخصت ہونے کے بعد وہ روحانی امور سے بالکل تہی ہو گئے ہیں - انا للہ و انا الیہ راجعون -

قرآن شریف میں متعدد جگہ انبیاء کی عظیم الشان روحانی ترقیوں کو کشوف و رؤیا کے رنگ میں دکھایا گیا ہے - مثلاً قرآن شریف سے ثابت ہے - کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مکہ میں داخلہ رؤیا میں ہی دکھایا گیا تھا - اسی طرح او کالذی مرّ علیٰ قریۃ وھی خاویۃ علیٰ عروشھا الآیہ بھی ایک نبی کا رؤیا ہی ہے - اور جماعت احمدیہ کا اس بات پر اتفاق ہے - کہ یہ رؤیا ہی تھا - اسی طرح حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے ایک ساتھی کے ساتھ سیر اور ایک علم لدنی جاننے والے بزرگ سے ملاقات اسی ضمن میں ہے - لیکن ان سب سے زیادہ واضح اور عظیم الشان رؤیا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج ہے - جو مولوی محمد علی صاحب کی اصطلاح میں تو محض ایک رؤیاء ہی تھا - مگر اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات فرش سے عرش تک کی سیر کرائی اور اسی معراج کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - سبحان الذی اسرےٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ لنریہ من اٰیاتنا الآیہ - اس میں اسریٰ کے ساتھ لیل کے ذکر کا مطلب یہی ہے - کہ یہ محض ایک رؤیا تھا - اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سوئے ہوئے تھے - جیسا کہ بخاری میں بھی آتا ہے استیقظ و ھو فی المسجد الحرام لنریہ من اٰیاتنا کے معنے بھی یہی ہیں - کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خدا تعالیٰ نے اس خواب کے ذریعہ بہت سے آیات اور واقعات دکھائے -

حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا یہ خواب بھی لنریہ من اٰیاتنا کے رنگ کا ہے - اور ایک قسم کا سیر روحانی ہے - یا معراج والی کیفیت ہے - کیونکہ لنریہ کے معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں - کہ رؤیاء میں آیات دکھائی گئیں -

اصل حقیقت یہ ہے - کہ روحانی علوم کے نزول کے لئے ایک قسم کا جزوی انقطاع مادی دنیا سے واقع ہو جاتا ہے - اسی لئے قرآن شریف میں سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً کے الفاظ آئے ہیں - اور اسی وجہ سے قرآن شریف میں آتا ہے - لیلۃ القدر خیر من الف شھر - کیونکہ خود رات کا وقت بھی انسان کے لئے دنیا سے انقطاع کا موجب ہوتا ہے - اور روحانی علوم کے نزول کے لئے ایک قسم کی نوم اور غنودگی لازمی ہوتی ہے - خاص کر جبکہ وہ رؤیاء یا کشف لمبا ہو - اور روحانی علوم جس قدر مسلسل اور زیادہ گہرے اور زیادہ لمبے عرصہ پر حاوی ہونگے - اسی قدر بظاہر نیند بھی گہری ہوگی - تاکہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک لمبا اور مسلسل روحانی سلسلہ بغیر انقطاع کے جاری رکھا جا سکے - یا دوسری صورت یہ ہوتی ہے - کہ ایک ٹکڑہ نازل ہوا پھر بیداری ہو گئی پھر دوسرا نازل ہوا - چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں ایسا بھی پایا جاتا ہے - کہ ایک ٹکڑہ ایک وقت میں نازل ہوا - اور دوسرا ٹکڑہ دوسرے وقت میں - اور ان دونوں کے نزول میں کئی کئی گھنٹوں کا فرق ہوتا تھا - حالانکہ ان سب ٹکڑوں کا مضمون مسلسل اور ایک ہی ہے - یہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ جس طرح چاہے - اپنے کسی بندے پر آیات و علوم نازل کرے - اصل اہمیت تو اس مضمون اور علم کی ہوتی ہے - جو نازل فرمایا جاتا ہے - معراج کی شان و قدر اس لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سوئے ہوئے نظارہ دکھایا گیا - کسی طرح بھی کم نہیں ہو سکتی -

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ سے خوابیں خود مطالبہ کر کے سنا کرتے تھے - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی یہی سنت تھی - اور ہم لوگ جو اس وقت قادیان میں جمع تھے - ہمیں اگر کوئی سچی خواب آ جاتی - تو اس سے بہت خوشی ہوتی تھی - یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اعجاز تھا - کہ حضور پر ہی غیب نازل نہیں ہوتا تھا - بلکہ حضور کے ساتھ رہنے والوں پر بھی سچی خوابوں کے ذریعہ بعض باریک در باریک - پیچیدہ اور انسانی قیاس سے بالا باتیں ظاہر فرماتا تھا - کیونکہ اس طرح مومنوں کی ہمت و ایمان بڑھتا ہے - اور عبادت میں لذت اور حقیقت پیدا ہو جاتی ہے -

حضرت مصلح موعود ایدہ الودود کے اس رؤیاء سے قبل بعض دوستوں کو اسی قسم کی خوابیں آنی شروع ہو گئی تھیں - چنانچہ ۱۹۳۶ء میں مَیں نے خواب میں دیکھا - کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجھے ایک خط لکھا ہے - جو یوں شروع ہوتا ہے - میرا نام - دولت مآب - سعد اللہ - سعد الدین ہے میں Incognito سفر کروں گا - عملہ تھوڑا ہے - اور آدمی رکھ لیں - تنخواہیں خواہ تھوڑی دیں - ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کو ادا کر دی جایا کریں -

ایڈیٹر - غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا -

الفاظ جو میں نے اوپر لکھے ہیں مجھے خواب میں کئی دفعہ پڑھائے گئے۔ تا مجھے یاد ہو جائیں۔ اگر یہ الفاظ ایک دفعہ میرے سامنے آتے۔ اور میں جاگ اٹھتا۔ تو غالباً یہ سارے کے سارے بھول جاتے لیکن رویا میں ایسا طریق اختیار کیا گیا۔ جیسا ایک شکستہ تحریر کو پوری طرح پڑھنے کے لئے اس کے سیاق و سباق سے مدد لی جاتی ہے۔ اور اس کو بار بار پڑھ کر شکستہ الفاظ کی تعیین کی جاتی ہے۔ اسی طرح میرے ساتھ بھی ہوا۔ میں نے چھ یا سات دفعہ اس تحریر کو پڑھا۔ اس لئے مجھے اس کے الفاظ یاد ہو گئے۔ ورنہ الفاظ کے متعلق میرا حافظہ اس قدر کمزور ہے۔ کہ یہ تحریر اگر ایک دفعہ میرے سامنے آتی۔ اور روحانی رنگ نہ ہوتا۔ تو مجھے ایک لفظ بھی یاد نہ رہتا۔ میں اگر بیداری میں ایسے الفاظ پڑھوں تب بھی یاد نہیں رہتے۔ مگر یہ ایک خاص روحانی اثر تھا۔ جس کے ماتحت مجھے یہ الفاظ یاد رہیں۔

اب میری اس خواب میں دولت مآب کے الفاظ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ مصلح موعود صاحب دولت و شکوہ ہو گا اور سعد اللہ اور سعد الدین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کی طرف اشارہ ہے۔ کہ آپ کو دو سعید لڑکوں کی بشارت دی گئی تھی۔ حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود اپنی ذات میں بھی سعید ہیں۔ اور دین کے لئے بھی عملی رنگ میں سعید ہیں۔ اس لئے یہ دو الفاظ آئے۔ سعد اللہ اور سعد الدین۔

بادشاہ جب بھیس بدل کر سفر کرتے ہیں۔ تو Incognito سفر کرتے ہیں۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ اس وقت حضور بھیس بدل کر سیر روحانی کر رہے تھے اور حضور کا خواب بھی ایک سیر ہی ہے۔ پھر جب مجھے یہ خواب آئی۔ اس وقت صدر انجمن احمدیہ پر مالی تنگی تھی۔ مگر پھر خدا تعالےٰ کی اس قدر تائید ہوئی۔ کہ ہم نے پہلی تاریخ کو تنخواہیں دینی شروع کر دیں۔ اور اس پر اب تک عمل ہو رہا ہے۔ اس زمانہ میں صدر انجمن احمدیہ کئی لاکھ روپیہ کی مقروض تھی۔ مگر اس کے بعد حضور کے دولت مآب ہونے کی وجہ سے انجمن کا قرض اتر گیا۔ اور اب کئی لاکھ روپیہ تنخواہوں کی ادائیگی کے بعد انجمن کے پاس موجود ہے۔ اگر یہ خواب خدا تعالےٰ کی طرف سے نہ تھا۔ بلکہ صرف خیال تھی۔ تو یہ روپیہ کہاں سے آ گیا۔ جس پر مولوی محمد علی صاحب بھی چیختے ہیں۔ کیا یہ تائید الٰہی نہیں ہے۔

اب اگر مولوی صاحب خواب کی بناء پر مصلح موعود کا دعوےٰ تسلیم نہیں کر سکتے تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کا بھی انکار کر دیں۔ کیونکہ اس پیشگوئی میں بھی ایک حصہ کشف و رویا کا ہے۔ اور ایک حصہ وحی متلو کا اس لئے مولوی صاحب مصلح موعود کی پیشگوئی کا ہی انکار کر دیں۔ مولوی صاحب کا یہ طعنہ اسی قسم کا ہے۔ جس قسم کے طعنے غیر احمدی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں دیا کرتے تھے۔ کہ قادیان میں ایک مجانین کا گروہ جمع ہو گیا ہے۔ مرزا صاحب کو رات کو جو خواب آتی ہے۔ دن کو یہ لوگ اس کی تبلیغ شروع کر دیتے ہیں۔ خواہ وہ خواب کیسی ہی ہو۔ بالکل وہی اعتراض اب مولوی محمد علی صاحب کر رہے ہیں۔ باقی رہا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی تقاریر سنکر آپ کے خدام کا لاہور یا لدھیانہ کے جلسوں میں رونا اور اس پر مولوی صاحب کا تمسخر اڑانا اس کے متعلق اتنا ہی لکھنا کافی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی آپ کے خدام مسجد مبارک میں اسی طرح خدا تعالےٰ کے حضور گریہ و زاری کیا کرتے تھے۔ اور بعض دفعہ انکے رونے کی آواز گلی سے گزرتے ہوئے لوگوں تک پہنچ جایا کرتی تھی۔ دراصل خشیت اللہ کا طاری ہونا اور رقت قلبی کا پیدا ہونا اللہ تعالےٰ کا انعام ہے۔ اور قساوت قلبی شقاوت کی علامت۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ خاکسار۔ فتح محمد سیال ایم۔ اے

دہلی میں زندہ خدا کے ایک عظیم الشان نشان کا اعلان

جماعت احمدیہ کا ایک جلسہ دہلی میں ۱۶ اپریل ۱۹۴۴ء بروز اتوار بوقت ۴½ بجے شام بمقام ملکہ کا باغ نزد ہارڈنگ لائبریری (جو ریلوے سٹیشن سے ۵ منٹ کا راستہ ہے) منعقد ہو گا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شمولیت فرما کر خطاب فرمائیں گے۔ اور سلسلہ کے مبلغین ان تبلیغی مشنوں کے کارناموں کا ذکر کریں گے۔ جو حضور کے عہد خلافت میں نئی اور پرانی دنیا کے پانچوں براعظموں میں قائم ہوئے۔ اور جن کے ذریعہ سے اسلام کی تبلیغ اور اشاعت زمین کے کناروں تک ہو رہی ہے۔

خدا تعالےٰ کے اس عظیم الشان نشان کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھنے کے لئے اور اس آسمانی آواز کو اپنے کانوں سے سننے کے لئے ہر مذہب و ملت کے احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔ انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ فی الحقیقت خدا موجود ہے۔ اور وہ اب بھی اپنے مقبول بندوں سے کلام کرتا ہے۔

باہر سے تشریف لانے والے مہمانوں کے طعام و قیام کا انتظام احمدیہ فرنیچر سٹور کشمیری گیٹ دہلی میں ہو گا۔ یہ جگہ ریلوے سٹیشن کے دوسری طرف بالکل قریب میں واقع ہے۔ اور پیدل چلنے والوں کے لئے ریلوے کا ایک پل (جو کاٹھ کا پل کہلاتا ہے) عبور کرنے کے بعد ریلوے اسٹیشن سے احمدیہ فرنیچر اسٹور کشمیری گیٹ تک دس منٹ سے بھی کم کا راستہ ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ریلوے اسٹیشن پر استقبالیہ کمیٹی کے والنٹیرز ملیں گے۔ جن کے بازوؤں پر جماعت کے نشان ہونگے۔ وہ احباب کو ہر طرح کی امداد اور سہولت بہم پہنچائیں گے۔

مستورات کے لئے بھی قیام و طعام کا انتظام احمدیہ فرنیچر اسٹور کشمیری گیٹ دہلی کے دوسرے حصہ میں ہو گا۔ اور ان کے لئے جلسہ گاہ میں بھی پردہ کا خاطر خواہ انتظام ہو گا۔ سلسلہ کے بزرگوں اور احباب جماعت کی خدمت میں نہائت ادب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ از راہ کرم ہندوستان کے دار السلطنت دہلی میں منعقد ہونے والے اس جلسے کے لئے تضرع اور ابتہال سے دعا فرمائیں۔ تا مولا کریم اپنے فضل سے اس جلسہ کے لئے تائید و نصرت کے غیر معمولی سامان پیدا فرما دے۔ اور اس جلسہ کو لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین

خاکسار:۔ عبد الحمید سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ ۳۵ لیک سکوئر نئی دہلی

عہدہ داروں کی منظوری کا اعلان

جماعت	عہدہ	نام
چک ۱۰۱ [illegible] بھاگووال	پریذیڈنٹ	چودھری جلال دین صاحب
	سکرٹری ضیافت	" نواب خانصاحب
	" تبلیغ	" غلام رسول صاحب
	" مال	" محمد حسین صاحب
	" امور عامہ	" اعظم علی خانصاحب
	" تعلیم و تربیت	حافظ فیض احمد صاحب
کہوٹی بھسار	پریذیڈنٹ	سید محمد ایوب صاحب
	سکرٹری مال	" سالم اکبر صاحب
پریم کوٹ گجرانوالہ	"	چودھری محمد ابراہیم صاحب
گوڑہ جٹاں گجرات	پریذیڈنٹ ایضاً	چودھری عصمت اللہ خانصاحب
	سکرٹری مال، " تبلیغ، محاسب	مولوی عبدالوہاب صاحب
	آڈیٹر [illegible]	مرزا امداد بیگ صاحب
سنڈیر گڑھ امرتسر	امام الصلوٰۃ	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
	سکرٹری مال	چودھری سردار علی صاحب
	" تبلیغ	" جلال دین صاحب
	" تعلیم و تربیت	" حسین بخش صاحب
	" امور عامہ	" فتح محمد صاحب
دھلیوال	پریذیڈنٹ	چودھری غلام رسول صاحب [illegible]
لودھراں	"	" عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار
لیہ	سکرٹری مال، تبلیغ	چودھری نذیر احمد صاحب [illegible] بی ایس سی زراعت
شکار گڑھ [illegible]	پریذیڈنٹ	چودھری دین محمد صاحب
سیالکوٹ چھاؤنی	جنرل سکرٹری	" بشارت احمد صاحب بی اے
	سکرٹری دعوۃ و تبلیغ	خواجہ جلال دین صاحب
پوری [illegible]	" امور عامہ	محمد نواز صاحب
	سکرٹری	یعقوب خان صاحب

(ناظر اعلیٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میری امیؓ

چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

ذیل کا مضمون عزیز طاہر احمد سلمہ کا اپنا لکھا ہوا ہے۔ جس میں دخل دے کر میں نے اس کے ذاتی اور طبعی جذبات کو مصنوعی ملمع سازی سے خراب کرنا پسند نہیں کیا۔ آخر کے دو شعر بھی اسی کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر اور صحت اور علم اور عمل اور اخلاص میں برکت دے۔ اور اسے ان خوبیوں سے نوازے۔ جو خدا کی نظر میں محبوب ہیں۔ تاکہ جہاں ایک طرف اسے خدا کی رضا اور اس کا قرب حاصل ہو۔ جو گویا انسانی زندگی کا مقصد ہے۔ وہاں دوسری طرف اس کی مرحومہ امی کی روح بھی جنت میں دنیا کی طرف سے ٹھنڈی اور راحت بخش ہوائیں پاتی رہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی تینوں بہنوں کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ آمین

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم و بارک وسلم

موت اور پھر ایک ایسی ماں کی موت جو بہترین ماں ہونے کے علاوہ ایک سچی مسلمان خدا اور رسول کی عاشق صادق اور امام وقت کے ادنیٰ اشاروں پر لبیک کہنے والی اور اس کی خاطر جان تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرنے والی پھر ایک ایسے وسیع اخلاق کی مالک ماں کہ اپنوں بیگانوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ ہاں ایسی ماں کی موت ایک ایسی موت ہے۔ کہ زندگیوں کو ہلا کر رکھ دے دلوں کو پگھلا دے۔ اور دماغ کو شل کر دے۔ اور پھر میرے لئے تو میری امی کی وفات کا صدمہ ایک ایسا دھکا تھا۔ کہ اگر خدا کے رحیم و کریم کا فضل نہ ہوتا۔ تو وہ میری زندگی کی کشتی کو الٹ کے رکھ دیتا۔ کیونکہ اب بھی جبکہ میں اپنی امی کی اس محبت کا جو انہیں مجھ سے تھی خیال کرتا ہوں۔ تو درد سے کانپ اٹھتا ہوں۔ اور محبت کی یاد میرے دل کو تڑپا دیتی ہے۔ اور پھر یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرتا ہوں۔ کہ اسی طرح میری امی کو امام وقت رسول خدا اور خدا سے کتنی محبت ہوگی۔ کہ اندازہ سے باہر ہے۔

اللہ تعالیٰ سے محبت

اکثر ایسا ہوتا تھا۔ کہ جب کبھی بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا یا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کوئی واقعہ سامنے آتا تو امی کہہ اٹھتیں۔ دیکھو طاری اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کتنی محبت کرتا ہے۔ اور اس کی مثال میں مجھے بعض دفعہ حضرت موسےٰ اور گڈریے کا قصہ سناتیں۔ اور کچھ اس انداز سے اور پیار بھرے لہجہ سے خدا کا ذکر کرتیں۔ کہ ہر ہر لفظ گویا محبت کی کہانی ہوتا۔ اور پھر اسی طرح خدا کے پاک کلام قرآن کریم سے بے انتہا محبت تھی۔ سوائے اس کے کہ بیمار ہوں روزانہ صبح نماز سے فراغت حاصل کر کے قرآن کریم پڑھتی تھیں۔ اور مجھے بھی پڑھنے کے لئے کہتی تھیں۔ جب میں پڑھتا تھا۔ تو ساتھ ساتھ میری غلطیاں درست کرتی جاتی تھیں۔ اور مجھے نماز پڑھانے کا ایسا شوق تھا۔ کہ بچپن سے ہی کبھی پیار سے اور کبھی ڈانٹ کر مجھے نماز کے لئے مسجد میں بھیجا کرتی تھیں۔ اور اگر میں کبھی کچھ کوتاہی کرتا۔ تو بڑے افسوس اور حیرت سے کہتیں کہ طاری تم میرے ایک ہی بیٹے ہو۔ میں نے خدا سے تمہارے پیدا ہونے سے پہلے بھی یہی دعا کی تھی۔ کہ اے میرے رب مجھے ایسا لڑکا دے۔ جو نیک ہو۔ اور میری خواہش ہے۔ کہ تم نیک بنو۔ اور قرآن شریف حفظ کرو۔ اب تم نمازوں میں تو نہ کوتاہی کیا کرو۔ مگر جب میں نماز پڑھ لیتا۔ تو میں دیکھتا۔ کہ امی کا چہرہ وفور مسرت سے تمتما اٹھتا۔ اور مجھے بھی تسکین ہوتی۔ پھر مجھے اکثر کہتیں۔ "طاری قرآن کریم کی بہت عزت کیا کرو۔" اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک واقعہ سناتیں۔ کہ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بچوں پر بہت ہی مہربان تھے۔ اور کبھی بچوں کو نہ مارتے تھے۔ مگر ایک دفعہ کسی بچے نے قرآن کریم کی بے ادبی کی۔ تو حضرت صاحب نے اسے غصہ میں آکر تھپڑ لگایا۔ غرض امی کے دل میں خدا کے کلام کی بہت عزت تھی۔ اور خدا اور اس کے کلام سے بہت عزت کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کی رحمت پر تو بہت ہی بھروسہ تھا۔ اور ساتھ ہی تقویٰ بھی انتہائی درجہ تک پہنچا ہوا تھا۔

ایک دفعہ ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ کہ کون بخشا جائے گا۔ اور کون نہیں۔ امی نے سنا اور ہمیں ایک واقعہ سنایا۔ اور کہا کہ اس طرح نہیں کرنا چاہیئے۔ واقعہ یہ تھا۔ کہ ایک دفعہ دو آدمی جنگل میں رہتے تھے۔ ایک بہت ہی نیک تھا۔ اور ایک شرابی کبابی تھا۔ ایک دفعہ نیک آدمی نے شرابی سے کہا۔ کہ میں تمہیں روزانہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ شراب پینا اور گناہ کرنا چھوڑ دو۔ مگر تم باز نہیں آتے اب میں نے تم پر حجت پوری کر دی۔ اب تم بالکل نہ بخشے جاؤ گے۔ اس آدمی نے جواب دیا۔ مجھے اور میرے خدا کو رہنے دو۔ تم کوئی بخشوانے کے ٹھیکیدار نہیں ہو۔ خدا مہربان ہے۔ میں اس کی رحمت کی امید کرتا ہوں۔ خدا کو اس کی یہ بات پسند آگئی۔ اور اس نے اس بظاہر نیک شخص کو غصے سے ڈانٹا۔ اور فرمایا جاؤ مجھے تمہاری نیکیوں کی ضرورت نہیں جاؤ اور اپنی نیکیوں سمیت جہنم میں چلے جاؤ۔ اور دوسرے آدمی کو رحم فرما کر جنت میں جگہ دے دی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت

امیؓ کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بھی بہت محبت تھی۔ اور میں نے امی کی زبان سے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر بہت سنا ہے ؎

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ و آلہ

اور میں دیکھتا۔ کہ جب میری امی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتی تھیں تو مجھے یوں معلوم ہوتا تھا۔ جیسے ایک عاشق صادق ابھی ابھی اپنے محبوب کا دیدار کر کے آیا ہے لوٹ کر آیا ہے اور اس کی پیاری پیاری باتیں سنا رہا ہے۔ اور آپ کا ذکر کر کے امی کا دل بالکل پھول کی طرح کھل جاتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اتنی محبت تھی۔ کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ اور بعض اوقات تو ایسا ہوتا۔ کہ اگر امی کی نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر پر جا پڑتی۔ تو امی آپ کو کچھ اس طرح دیکھتی چلی جاتی تھیں۔ اور منہ میں محبت کے کلمات گنگناتی رہتی تھیں۔ کہ پانچ پانچ سات سات منٹ گزر جاتے۔ اور ایسے اوقات میں اگر امی سے میں کوئی بات پوچھتا بھی تو کچھ جواب نہ ملتا۔ اور میں امی کو بالکل گم سم پاتا۔ اور امی کی آنکھوں میں محبت کا ایک بے پایاں سمندر موجزن پاتا۔ جو اگرچہ انہوں نے اپنے دل میں چھپائے رکھا تھا مگر طغیانیوں میں وہ آنکھوں کے راستے چھلک ہی جاتا تھا۔ جب محویت کا عالم کچھ کم ہو جاتا۔ تو پھر بھی امی کچھ دیر تک مجھ سے بات نہ کر سکتی تھیں۔ کیونکہ آنسوؤں کے مضطرب قطرے ان کی آواز کو بھرا دیتے تھے۔ اور بولنے سے روک دیتے۔ پھر بعض دفعہ امی حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت یوسفؑ حضرت عیسےٰ اور حضرت موسےٰ علیہم السلام کے قرآنی واقعات بیان کرتیں۔ اور کسی نبی کی کوئی خاص خوبی جو امی کو پسند ہوتی بتاتیں اور اسی کی تعریف میں لگی رہتیں۔ یہاں تک کہ میں سنتے سنتے تھک جاتا پر امی نہ تھکتی تھیں۔ کبھی حضرت موسیٰؑ کی خدا سے پیاری پیاری باتوں کا ذکر چھیڑ دیتیں تو کبھی حضرت ابراہیمؑ کی کافروں کے ساتھ ہمدردی بیان کرتیں اور حضرت ابراہیمؑ کا باوجود باپ کے بت فروش ہونے کے انکو ایک بیکار چیز بیان کرنا۔ اور ان کو خریدنے سے لوگوں کو منع کرنا۔ یہ سب کچھ بہت شوق اور محبت سے بیان کرتی تھیں۔ جس سے ثابت ہوتا تھا۔ کہ ان کو خدا کے پیاروں سے کتنی محبت ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے محبت

اسی طرح ابا جان سے بھی اُمی کو بہت زیادہ محبت تھی۔ اور اگرچہ اس کا اظہار میرے سامنے کرنا مناسب نہ سمجھتی تھیں۔ مگر بعض اوقات وفورِ محبت سے اُمی کے منہ سے ایسی بات نکل ہی جاتی تھی۔ جس سے ابا جان کی محبت کا اظہار ہو۔ اُمی ابا جان کی رضا کو اس قدر ضروری خیال کرتی تھیں۔ کہ بعض دفعہ بالکل چھوٹی چھوٹی باتوں پر جن کی طرف ہمارا خیال بھی نہ تھا۔ اُمی نظر رکھتی تھیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ میں نے مچھلی کے شکار کو جانا چاہا۔ سب تیاری وغیرہ مکمل کر لی۔ بس صرف ابا جان سے پوچھنے کی کسر باقی رہ گئی۔ میں نے امی سے کہا کہ مجھے ابا جان سے اجازت لے دیں۔ کیونکہ اور لوگوں کی طرح ہم بھی اپنے ابا جان سے متعلق کام اُمی کے ذریعہ ہی کرایا کرتے تھے۔ امی نے پوچھا مگر ابا جان نے جواب دیا۔ کہ تم کل جمعہ میں وقت پر نہیں پہنچ سکو گے۔ مگر میں نے وعدہ کیا کہ ہم ضرور وقت پر پہنچ جائیں گے۔ جس پر ابا جان نے اس شرط پر اجازت دے دی۔ اُمی نے اجازت تو لے دی۔ مگر باہر آ کر مجھے کہا۔ کہ ظاہری میں تمہارے ابا جان کی طرف سے محسوس کرتی ہوں۔ کہ تمہارے ابا جان نے اجازت دل سے نہیں دی۔ میں نہیں چاہتی۔ کہ تم اپنے ابا جان کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرو۔ تم میری خاطر سے آج شکار پر نہ جاؤ۔ کسی اور دن چلے جانا۔ اگرچہ سب سامان مکمل تھا۔ مگر اُمی نے مجھے کچھ اس طرح سے کہا۔ کہ میں انکار نہ کر سکا۔ اور اپنے باقی ساتھیوں سے کوئی بہانہ کر کے اس ٹرپ کا ارادہ چھوڑ دیا۔ امی نے حضرت صاحب پر ایک رنگ میں جان بھی فدا کر دی۔ کیونکہ حضرت صاحب کی ہر بیماری میں اس جانفشانی سے خدمت کی۔ کہ حضرت صاحب کے صحتیاب ہوتے ہی خود بیمار ہو گئیں۔ میں نے ان کو ہر بیماری میں کمزور سے کمزور ہوتے دیکھا۔ اور یوں محسوس کیا۔ کہ یہ بیماریاں اُمی کو گھن کی طرح کھا رہی ہیں۔ اُمی کے عادات و اخلاق کے متعلق میں کچھ نہیں لکھنا چاہتا۔ ہر وہ شخص جو کبھی اُمی سے ملا ہے یا جسے اُمی سے واسطہ پڑا ہے۔ وہ اپنے دل کو ٹٹولے۔ اور خود اپنے جذبات کے ماتحت محسوس کر لے۔ کہ لوگوں کے ساتھ اُمی کا سلوک کیسا تھا۔

اولاد سے محبت

اب میں اُمی کی اپنی اولاد سے محبت کو لیتا ہوں۔ امی کو اپنی اولاد سے بھی بہت ہی محبت تھی۔ اور امی کو اپنی اولاد کے نیک اور صالح ہونے کا اتنا خیال رہتا تھا۔ کہ اکثر خدا کے حضور گڑگڑا کر دعاؤں میں مصروف رہتیں۔ اور اولاد کی نیکی اور تقوےٰ اور طہارت کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرتی تھیں۔ ایک دفعہ میں نے اُمی کی ایک بہت پرانی کتاب دیکھی جو غالباً شادی کے کچھ عرصہ بعد کی تھی۔ اور شاید میرے بڑے بھائی مرحوم طاہر کی بیماری کے ایام کی ہو۔ اس کے شروع کے ایک صفحہ پر الٹی عبارت میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ میں نے بہت کوشش سے پڑھا۔ تو مجھے مندرجہ ذیل عبارت نظر آئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

اے میرے مولا میں آپ سے نہایت ہی عاجزی سے دعا مانگتی ہوں۔ کہ تو اپنے فضل و کرم کے ساتھ مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہر ایک غم اور رنج سے نجات بخش۔ میرے مولا میرے گناہ بخش۔ کہ میں ہی گنہگار ہوں۔ اے میرے اللہ تو اپنے فضل سے میرے بچے کو کامل شفا بخش۔ آمین ثم آمین۔

اس عبارت سے بھی اس بات کا اچھی طرح اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ اُمی اپنی اولاد کے لئے کس قدر عاجزی سے دعائیں کرتی تھیں۔ یہ تو صحت کے لئے دعا تھی۔ مگر اُمی اس کے علاوہ اپنی اولاد کے لئے ہر قسم کی دینی ترقیات کے لئے بھی بہت دعائیں کرتی تھیں۔ اور خاص طور پر میرے لئے۔ کیونکہ اُمی کے یہ الفاظ مجھے تا زندگی نہ بھولیں گے۔ اور وہ وقت بھی کبھی نہ بھولے گا۔ کہ جب ایک دفعہ اُمی کی آنکھیں غم سے ڈبڈبائی ہوئی تھیں۔ آنسو چھلکنے کو تیار تھے۔ اور امی نے بھرّائی ہوئی آواز سے مجھے کہا کہ "ظاہری میں نے تو خدا تعالےٰ سے دعا مانگی تھی۔ کہ اے خدا مجھے ایک ایسا لڑکا دے۔ جو نیک اور صالح ہو اور حافظ قرآن ہو۔ میں نے کافی کوشش کی۔ کہ کسی طرح تم قرآن شریف حفظ کر لو۔ مگر تم نے نہ کیا۔ تم نمازوں میں بھی سستی دکھاتے ہو۔ تم نے ابھی تک میری خواہش کو پورا نہ کیا"۔ اُمی میری پیاری امی! تو تو یہ الفاظ کہہ کر اب خدا کی محبت کی گود میں پہنچ چکی ہے۔ مگر تیرے یہ الفاظ مجھے تا زندگی تڑپاتے رہیں گے۔ میں نے تیرا دل بہت دکھایا۔ اور سخت گناہ کیا۔ اے میری مہربان اُمی! میں نادان تھا تو میری غلطی کو بھول جا۔ اور مجھے معاف کر دے۔ تا خدا بھی مجھے معاف کرے۔ اور میرے دل کو تسکین حاصل ہو۔ اے کاش میں اپنی ماں کی اس خواہش کو اب پورا کر سکوں۔ میرا دل بیٹھا جاتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ صبر کرو۔ پس میں صبر کرتا ہوں۔ اور بے سود چیخ و پکار سے اپنے نفس کو روکے ہوئے ہوں۔ مگر اس پر بھی ایک خیال ہے۔ جو مجھے دیوانہ بنائے چلا جا رہا ہے۔ اور کسی پہلو پر چین نہیں آنے دیتا۔ اور وہ خیال یہ ہے۔ کہ اے میری اُمی عمر بھر تیری محبت میری خدمت گیر رہی۔ لیکن جب میں تیری خدمت کے قابل ہوا تو تو چل بسی۔ امی تو نے دنیا کی کوئی خوشی نہ دیکھی۔ اپنی دو جوان بچیوں اور ایک چھوٹی بچی کو خدا کے سپرد کر کے چل دی۔ تیرے اکلوتے بیٹے نے تیری زندگی میں تجھ کو کوئی سکھ نہ پہنچایا۔

خدا تعالےٰ سے دعا

خدا۔ مہربان خدا۔ اپنے بندوں کی سننے والا۔ اپنے گڑگڑاتے ہوئے بندوں کی آوازوں کو پورا کرنے والا خدا تجھے جنت الفردوس میں جگہ دے۔ تجھے اگلی دنیا میں وہ خوشیاں دکھائے۔ کہ جنت کی مخمور فضائیں بھی تجھ پر رشک کرنے لگیں۔ اُمی جا اور اپنے پیارے خدا اور محبوب رسول اور عزیز از جان مسیح کی صحبت میں خوش رہ۔ کہ شاید ہم تیرے دنیوی عزیز تیرے قابل نہیں۔ پس اپنے ان ساتھیوں میں جا۔ جو تیرا ساتھ کبھی نہ چھوڑیں گے۔ اور ہمیشہ تیری تسکین و راحت کا باعث بنے رہیں گے۔ تو باوجود اس کے کہ مصائب کے متلاطم سمندر کی تڑپتی ہوئی موجوں میں گرفتار تھی۔ جب کبھی بھی تو نے کوئی سہارا پایا۔ ڈوبتے ہوؤں کو بچا کر پھر اسی متلاطم سمندر میں ہاتھ پاؤں مارنے لگی۔ مگر خدا بہترین سہارا ہے۔ بالآخر اسی نے تجھے ساحل سے ٹکرا کر پاش پاش ہونے سے روکا۔ اور چادرِ انوار تانے ہوئے فرشتے خدائے عز و جل کی رحمت تلے تجھے لینے کے لئے آگے بڑھے اور تجھے ایک پھول کی طرح اٹھا لیا۔ سو جب تجھے ایسا سہارا مل گیا تو اب کس کا ڈر۔ جا اور خوش خوش خدا کی ابدی جنت میں داخل ہو جا۔ اور گلشنِ جنت کی خزاں سے ناآشنا پُر بہار فضاؤں کو اپنی خوشبوؤں سے معطر کر دے۔

کتنے مبارک تھے تیرے وہ آخری لمحے اور کتنا ہی شاندار تھا تیرا عزم، تیری محبت اور تیرا توکل۔ کہ ان آخری لمحات میں بھی جبکہ تو اس فانی دنیا کو ہمیشہ کے لئے چھوڑنے والی تھی۔ تیرا محبوب خلیفہ اور پیارا خاوند تیرے سامنے تھا۔ تیری نوجوان بیٹیاں اور تیری پیاری جمیل۔ یہ سب جو کچھ دیر کے بعد تجھ سے اس دنیا میں ہمیشہ کے لئے جدا ہونیوالی تھیں۔ تیرے سامنے لائی جا رہی تھیں۔ تاکہ تو ان کو اور وہ تجھ کو آخری نظر دیکھ لیں (مگر افسوس کہ تیرا طاہری اس وقت قریب نہ تھا۔ اور آخر وقت میں تیری محبت بھری نظر کو دیکھنے سے محروم رہا۔ مگر اُمی مجھے یقین ہے کہ میں تیری آخری وقت کی دعاؤں سے محروم نہیں رہا۔) تیری ہمت اور استقلال اور ارادے میں کوئی فرق نہ آیا۔ تو جانتی تھی اور یقین رکھتی تھی کہ سب کچھ خدا کا ہے اور خدا کے لئے ہے۔ اور اسی کی طرف لوٹایا جائیگا۔ پس ایسے وقت میں اگر تجھے کسی کی یاد نے سہارا دیا۔ تو وہ صرف خدا کی یاد تھی۔ تیرے ناتواں ہونٹ کانپتے رہے اور جب تک ان میں سکت رہی دعاؤں میں مصروف رہے۔ یہاں تک کہ موت کی آخری غشی نے تجھ کو آ لیا۔ تیرے ہونٹوں کی خفیف حرکت ابدی سکوت میں تبدیل ہو گئی۔ تیری روح جو دنیا میں اپنا وقت پورا کر چکی تھی۔ فضا میں غائب ہوتے ہوئے پرندے کی طرح بے آواز اور آہستگی کے ساتھ تیرے جسم کو چھوڑ کر اپنے مولا سے جا ملی۔ ہاں اس وقت جبکہ فضا قرآنی دعاؤں

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۲۸۱ منکہ زینب خاتون زوجہ بابو محمد حمید صاحب قوم ککے زئی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی دارالبرکات قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اس کے آٹھویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ مہر مبلغ یکصد روپیہ جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ (۲) مبلغ بیس روپے نقد۔ (۳) ایک جوڑی کانٹے طلائی۔ ایک جوڑی کلپ طلائی ہر دو وزنی ڈیڑھ تولہ جن کی موجودہ بازاری قیمت ۱۰۶/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ اور میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ میں سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:۔ زینب خاتون موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد حمید بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ عبدالرشید کارکن سٹار ہوزری قادیان گواہ شد:۔ علی محمد انسپکٹر وصایا۔

۷۲۸۰ منکہ زینب زوجہ شیخ عبدالرحمن صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد منقولہ اس وقت حسب تفصیل ذیل ہے۔ پہنچیاں طلائی ۴ تولہ۔ بٹن طلائی ۱/۲ ۱ تولہ۔ کانٹے طلائی ۱/۲ تولہ۔ کلپ طلائی تولہ کل سات تولہ سونا ہے۔ اور نقد ۴۵۰/- روپے اور مہر میرا بذمہ خاوند ہے۔ جو ۳۰۰/- روپے ہے۔ ان سب چیزوں کی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کچھ رقم داخل کرونگی۔ تو اس کی رسید حاصل کرلونگی۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد میری بن جاوے اور ثابت ہو جاوے تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ انجمن احمدیہ وصول کرلے۔

الامتہ:۔ زینب بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عبدالرحمن خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ سعیداللہ شاہ انبالہ گواہ شد:۔ محمد عبداللہ احمدیہ بوٹ ہوس قادیان۔

۷۲۹۷ منکہ عبدالمنان ولد قریشی عبدالغنی صاحب قوم قریشی پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات شرقی قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مشینری اندازاً ۲۵۰۰/- روپے کی ہے۔ میری ماہوار آمد اندازاً ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز اگر آئندہ کوئی جائیداد پیدا کرونگا۔ تو اس کی اطلاع دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ قریشی عبدالمنان دارالبرکات شرقی۔ گواہ شد:۔ عبدالغنی قریشی والد موصی۔ گواہ شد:۔ عطا محمد محرر صدر انجمن احمدیہ

۷۲۹۸ منکہ غلام محمد ولد سمبھو قوم کشمیری پیشہ مزدوری۔ عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن ڈلہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مزدوری کر کے اپنے بال بچوں کا گذارہ کرتا ہوں۔ ماہوار آمد ۱۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اپنی ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ غلام محمد ڈلہ (نشان انگوٹھا)۔ گواہ شد:۔ میاں فضل دین دکاندار ڈلہ گواہ شد:۔ غلام احمد ارشد انسپکٹر بیت المال

۷۲۷۶ منکہ جان محمد ولد عبدالصمد صاحب قوم قاضی جٹ پیشہ مزدوری عمر ۳۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ڈلہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے

میری ماہوار آمد ۱۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ماہ بماہ ۱/۱۰ حصہ وصیت میں دیتا چلا جاؤنگا۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اپنی ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ العبد:۔ جان محمد سکرٹری ڈلہ۔ گواہ شد: فضل دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

ضروری گذارش

حسب اعلانات سابقہ جن دوستوں نے ۹ر اپریل تک الفضل کا چندہ ادا نہیں فرمایا۔ ان کے نام وی پی ارسال کر دئے گئے ہیں۔ ان دنوں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ملفوظات طیبہ "الفضل" میں شائع ہو رہے ہیں۔ لہذا جو دوست بھی وی پی واپس کریں گے۔ وہ اس نعمت سے محروم رہیں گے۔ اور بعد میں "الفضل" کے یہ پرچے ان کو ڈھونڈے سے نہ ملیں گے۔

(مینیجر الفضل)

اعلاناتِ نکاح

(۱) سکینہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبدالعزیز صاحب سکنہ چک سکندر ضلع گجرات کا نکاح محمد اشرف صاحب ولد چوہدری رحمت خاں سکنہ خانانوالی ضلع گجرات کے ساتھ بعوض مبلغ ۳۰۰/- روپیہ مہر ۲۹ر دسمبر ۱۹۴۳ء کو مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ (۲) فاطمہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبدالعزیز صاحب امیر جماعت احمدیہ چک سکندر ضلع گجرات کا نکاح میاں احمد دین ولد چوہدری فضل الٰہی صاحب سکنہ میانہ چک ضلع گجرات سے بعوض مبلغ ۳۰۰/- روپیہ مہر ۲۹ر دسمبر ۱۹۴۳ء کو مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

نہایت مفید لٹریچر

دفتر نشر و اشاعت کی طرف سے موجودہ حالات کے مدنظر بہت سا مفید لٹریچر بغرض اشاعت تیار کیا گیا ہے۔ جو دہلی بھجوایا جا رہا ہے۔ تمام دوست یہ لٹریچر خرید کر ہر طبقہ کے اصحاب میں تقسیم کریں۔ اس طرح صیغہ نشر و اشاعت کی مدد بھی ہو جائے گی اور ثواب بھی ہو گا۔ اس کام کے لئے مولوی عبدالرحمٰن صاحب بشیر مولوی فاضل کو نظارت ہذا نے انچارج مقرر کیا ہے۔ احباب ان سے پورا پورا تعاون کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ایک مخلص احمدی کا انتقال

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ چودھری سلطان علی صاحب ہیڈ کلرک دفتر پولیس رخصتی بعارضہ کار بنکل ۲۶ مارچ ۱۹۴۴ء کو اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔

ایک معاہدہ شکن کو مقاطعہ کی سزا

ایک شخص مسمی محمد حسین احمدی جو کوٹ رحمت خان کا رہنے والا ہے اور اُسے تحریک جدید کے خرچ پر مالی کا کام سکھایا گیا تھا اور وہ ناصر آباد سندھ میں مالی کا کام کرتا تھا۔ بلا اجازت کام چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے۔ چونکہ اُس نے یہ خلاف معاہدہ فعل کیا ہے۔ اس لئے اس کو مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ اور اس سے کسی کو سلام کلام کی اجازت نہیں ہے۔

ناظر امور عامہ

تلاش گمشدہ

(۱)

میرے بڑے بھائی محمد احمد صاحب عرف چھیدا۔ آف امروہہ رنگ سانولا قد لمبا۔ بدن پتلا۔ ایک عرصہ سے لاپتہ ہیں۔ کسی احمدی دوست کو ان کا علم ہو۔ تو از راہ نوازش مجھے مطلع فرما دیں۔

نیز حضرت مصلح موعود امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز و احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ میرے بھائی کی بخیریت واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد جمیل احمدی آف امروہہ قادیان

(۲)

میرا لڑکا مسمی عطاء الرحمٰن عمر تقریباً ۲۳ سال رنگ گورا۔ قد درمیانہ۔ چہرہ بیضوی۔ ناک سیدھا۔ عرصہ ہوا لاپتہ ہے۔ اگر کسی جماعت یا دوست کو علم ہو۔ تو اس کو قادیان واپس بھیجدیں۔ اور مہربانی فرما کر مجھے اطلاع دیں۔ المعلن:۔

خاکسار رحیم بخش ڈاکٹر محلہ دارالرحمت قادیان

اُردو کانفرنس کے التواء کا اعلان

پنجاب اُردو کانفرنس جو ۲۲، ۲۳ اپریل کو لاہور میں منعقد ہونیوالی تھی۔ بعض مجبوریوں کے باعث چند ہفتوں کے لئے ملتوی ہو گئی ہے۔ نئی تاریخوں کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔ مقامی کارکن ٹکٹوں کی کاپیوں پر تاریخیں بدلوا لیں۔

سیکرٹری

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۱۲ اپریل۔ آج سرکاری اعلان میں برہما کے مورچے کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ کوہیما کے علاقہ میں دشمن کے حملے کا زور کم ہو گیا ہے۔ امپھل کے علاقہ میں دشمن نے ایک چھوٹی سی پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔ مگر اس موقع پر اُسے سخت نقصان اُٹھانا پڑا۔ گزشتہ ۹۶ گھنٹوں میں دشمن کے کئی سو سپاہی موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ شمالی برہما میں میگاڈں کی وادی میں ایک جگہ پر ہماری فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ وسطی برہما میں ہماری فوجیں دشمن کے کمک اور رسد کے ٹھکانوں پر حملے کر رہی ہیں۔ یہاں لڑائی کا زور بڑھ گیا ہے۔ دشمن نے بکتر بند گاڑیوں سے کام لیا۔ انگریزی ٹینکوں اور توپوں نے دشمن کو بہت نقصان پہنچایا۔ ہماری فوجیں مایو کی پہاڑیوں سے دشمن کا صفایا کر رہی ہیں۔

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ مسٹر گوپی ناتھ آسام کے سابق وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا کہ جاپانیوں کے آگے بڑھ آنے پر ہم سب کو ایک ہو جانا چاہیئے۔ اور اس نے اپنے فرض کو نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ ہمارے لیڈر نظر بند ہیں۔ سب کو مل کر دشمن کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔

ماسکو ۱۲ اپریل۔ اس وقت جو روسی فوجیں کریمیا میں بڑھ رہی ہیں۔ انہوں نے ایک بڑی چھاؤنی پر قبضہ کر لیا ہے۔ دُوسری فوج نے شمال کی طرف بڑھ کر ایک اہم ریلوے مرکز پر حملہ کر دیا ہے۔ کچھ دستے اڈیسہ کے بچے کھچے جرمنوں کا صفایا کر رہے ہیں۔ رومانیہ میں روسی فوجیں آگے بڑھتی جا رہی ہیں۔ یوکرائن کی تینوں فوجیں ایک جگہ آملی ہیں۔ اب اُن کے آگے بڑھنے کے لئے تین راستے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ تینوں راستوں سے آگے بڑھیں گی۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ کل اتحادی ہوائی جہازوں نے اٹلی میں دشمن پر حملے کرنے کے لئے دو سو اڑانیں کیں۔ روم کے قریب چھ مقامات پر ریلوں، ریلوے یارڈوں اور سڑکوں کو نشانہ بنایا۔ کیسینو کے شمال میں جرمنوں نے چھوٹے پیمانے پر حملہ کیا۔ اور توپوں سے بھی کام لیا۔ مگر انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔ دشمن پر ہماری توپوں نے گولے برسائے۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ اٹلی کے بادشاہ نے اپنے بیٹے کے حق میں حکومت سے دستبردار ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ کل دن کو دو ہزار امریکن جہازوں نے جرمنی پر حملہ کیا۔ ان کے ساتھ ساڑھے سات سو بھاری بمبار بھی تھے۔ ۱۲۶ جرمن جہاز برباد کئے گئے۔

پرل ہاربر ۱۳ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بھاری امریکن بمباروں نے شمالی بحرالکاہل کے اڈوں سے اُڑ کر جاپان کی اصل سرزمین سے صرف چھ سو میل شمال مشرق کی طرف دو جزائر پر حملے کئے۔ ان جزائر کے نام نہیں بتائے گئے۔

دہلی ۱۳ اپریل۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آسام برما کے محاذ پر کوہیما کے علاقہ میں اتحادی فوجیں اب حملوں میں پہل کر رہی ہیں۔ کوہیما کے علاقہ میں لڑائی بڑے زور کی ہو رہی ہے۔ امپھل کے علاقہ میں ایک جاپانی دستہ کو مار کر بھگا دیا گیا۔ اس کے بچے کھچے سپاہی پاس کی پہاڑیوں میں بھاگ گئے۔ امپھل سے ۴۴ میل جنوب مغرب کی طرف سڑک پر ایک جاپانی چوکی پر قبضہ کر لیا گیا۔